Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

ہم رجب ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۲

جلد ۴۷/۱۲ ۔ ۲۵ صلح ۱۳۳۷ ہش ۔ ۲۵ جنوری ۱۹۵۸ء ۔ نمبر ۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ٭

وینزویلا میں صدر جمی نیز کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا گیا
اڑتالیس گھنٹے کے خوفناک فسادات میں سینکڑوں ہلاک، ہزاروں مجروح

نیویارک ۲۴ جنوری۔ جنوبی امریکہ کی ریاست وینزویلا میں ۴۸ گھنٹوں کے خونریز فسادات کے بعد حکومت کا تختہ اُلٹ دیا گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ صدر جمی نیز ملک سے فرار ہو گئے ہیں۔ فسادات میں سینکڑوں افراد ہلاک اور ہزاروں مجروح ہوئے۔ وینزویلا کے دار الحکومت کاراکاس سے موصول ہونے والی اطلاعات کے مطابق حکومت کا تختہ ایک "سول ملٹری کمیشن" نے اُلٹا ہے۔ یاد رہے کہ اس مہینے وینزویلا میں حکومت کا تختہ اُلٹنے کی ایک اور کوشش کی جا چکی ہے۔ جسے صدر جمی نیز نے وفادار فوجی دستوں کی مدد سے کچل دیا تھا۔

وینزویلا میں جس کا شمار دنیا کے تیل پیدا کرنے والے چند سب سے بڑے ملکوں میں ہوتا ہے تازہ بغاوت کا آغاز ۴۸ گھنٹے قبل دار الحکومت کاراکاس سے ہوا جہاں فوج کے باغی دستوں اور مزدوروں نے حکومت کے خلاف اسلحہ سنبھال لئے۔ بغاوت کی آگ آناً فاناً دوسرے شہروں میں بھی پھیل گئی۔ صدر جمی نیز کی حکومت کمیونسٹوں کی مخالف تھی کاراکاس سے آنے والی خبروں پر زبردست سنسر عائد ہے۔ اس لئے ہلاک اور مجروح ہونے والوں کی صحیح تعداد معلوم نہیں ہو سکی ٭

صدر سکندر مرزا ڈاکٹر سوکارنو کی دعوت پر انڈونیشیا کا دورہ کریں گے
پاکستان اور انڈونیشیا کے باہمی تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنانے کا عزم

کراچی ۲۴ جنوری۔ صدر سکندر مرزا اور انڈونیشی صدر ڈاکٹر احمد سوکارنو کے درمیان مذاکرات کے اختتام پر جو مشترکہ بیان جاری ہوا ہے اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ صدر سکندر مرزا نے انڈونیشیا کا دورہ کرنے کے متعلق ڈاکٹر سوکارنو کی دعوت منظور کر لی ہے۔ نیز اس بیان میں دونوں زعماء نے اعلان کیا ہے کہ تمام بین الاقوامی تنازعات کا تصفیہ بات چیت، مصالحت اور ثالثی کے ذریعہ پُر امن طریق پر ہونا چاہیئے۔ دونوں سربراہوں نے اس امر پر بھی اتفاق کیا ہے کہ انڈونیشیا اور پاکستان کے درمیان باہمی مفاہمت اور دوستانہ تعلقات کو اور زیادہ مضبوط بنانے کے لئے زیادہ گہرے تجارتی اور ثقافتی روابط قائم کرنے ضروری ہیں۔ صدر انڈونیشیا پاکستان کے چار روزہ سرکاری دورے کے بعد کل بذریعہ طیارہ کراچی سے کولمبو روانہ ہو گئے۔ جب وہ روانہ ہوئے تو انہیں ۲۱ توپوں کی سلامی دی گئی۔ صدر سکندر مرزا بھی اپنے مہمان کو الوداع کہنے کے لئے ہوائی اڈہ پر موجود تھے۔ صدر سوکارنو نے طیارے میں سوار ہونے سے قبل صدر سکندر مرزا سے گرمجوشی کے ساتھ مصافحہ کیا۔ اور کہا مجھے امید ہے آپ جلد ہی انڈونیشیا آئیں گے۔ جواب میں صدر سکندر مرزا نے "انشاء اللہ" کہا۔

— نیویارک ۲۴ جنوری۔ اقوام متحدہ کے ہنگامی فنڈ برائے اطفال کے ایگزیکٹو ڈائرکٹر نے سفارش کی ہے۔ کہ پاکستان، تھائی لینڈ اور اطالوی سومالی لینڈ میں صحت اور بہبود کے منصوبوں کے لئے ۶۰ ہزار ڈالر منظور کئے جائیں ٭

تعلیم الاسلام کالج کے طلبہ سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

ربوہ ۲۴ جنوری۔ عالمی عدالت انصاف کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل تعلیم الاسلام کالج میں مجلس ارشاد کے تحت طلبا سے اس موضوع پر خطاب فرمایا۔ کہ وہ اپنی زندگیوں کو کس طرح اسلام کے لئے مفید بنا سکتے ہیں۔ آپ نے انہیں کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے اسلامی معیار پر پورے اترنے اور اس طرح بنی نوع انسان کی فلاح کو اپنا مطمح نظر بنانے کی تلقین فرمائی۔ (آپ کے اس بصیرت افروز خطاب کا کسی قدر تفصیلی خلاصہ کل کے الفضل میں ملاحظہ فرمائیں)

حنیف محمد ۳۰۰ رنز بنا کر بھی آؤٹ نہیں ہوئے

برج ٹاؤن ۲۴ جنوری۔ ویسٹ انڈیز اور پاکستان کے درمیان کل پہلے ٹیسٹ میچ کے آخری دن آخری خبریں آنے تک پاکستان کی ٹیم چار وکٹوں پر ۵۷۳ رنز بنا چکی تھی۔ اور اسے اپنے مدمقابل پر ایک سو رنز کی سبقت حاصل ہو چکی تھی۔ حنیف محمد دوپہر کے کھانے کے بعد ۳۰۰ رنز بنا چکے تھے اور ابھی آؤٹ نہیں ہوئے تھے۔

درخواستِ دعا

مکرم بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا کا اپریشن خدا کے فضل سے کامیابی کے ساتھ ہو گیا ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ٭

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۵۸ء

"یوم وقفِ جدید"

مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ ربوہ کا اعلان دربارہ "یوم وقف جدید" جو ۹ فروری ۱۹۵۸ء کو منانا تجویز کیا گیا ہے۔ تمام خدام الاحمدیہ نے ضرور پڑھ لیا ہوگا۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کوئی تحریک ہو اس کی کامیابی عملی لحاظ سے قوم کے نوجوانوں کی ہمت اور کوشش پر منحصر ہوتی ہے۔ قوم کی عملی قوت کا حقیقی منبع نوجوانانِ قوم ہی ہوتے ہیں۔ بڑے بوڑھے بے شک تدبر اور ہدایت میں نوجوانوں سے زیادہ تجربہ کی وجہ سے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور حکمت عملی سے کسی تحریک کو کامیاب کرنے میں واقعی ان کا بڑا دخل ہوتا ہے۔ اور نوجوانوں کی راہ نمائی وہی بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں۔ لیکن کام کی تکمیل عملی پہلو سے قوم کے نوجوان ہی کرتے ہیں۔ اس لئے "یوم وقف جدید" منانے کی جو تجویز مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ کی طرف سے کی گئی ہے۔ وہ یقینی طور پر خدام الاحمدیہ کی شان کے شایان ہے۔ اور اس کی کامیابی یقینی ہے۔

جیسا کہ اعلان میں کہا گیا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی یہ امید ظاہر کی ہے کہ جماعت تین ہفتوں کے اندر اندر دونوں کاموں کو پورا کر دے گی۔ اس لئے نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ یوم وقف جدید کا بھی انتظار نہ کریں۔ بلکہ شہبازوں کی طرح اس کام پر ابھی جھپٹیں اور تین ہفتے گذرنے نہ پائیں کہ بفضلہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی امید پوری ہو جائے۔ اور ہمیں وثوق ہے کہ یہ امید ضرور پوری ہوگی۔ کیونکہ بندگانِ حق کی امیدیں جو دین کی ترقی کے لئے ہوں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو بھیج کر انہیں پورا کرتا ہے اور یہ فرشتے باہمت نوجوانوں پر نازل ہوتے ہیں۔ جو انہیں کام میں پوری پوری سرگرمی سے مصروف کر دیتے ہیں۔ اس لئے ہمیں امید ہے کہ نوجوانانِ قوم پہلے ہی "یوم وقف جدید" کو کامیاب بنانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوں گے۔

اعتراضات

ہم نے اپنے ایک پہلے نوٹ میں بعض اخبارات کے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ڈیلی بزنس لائل پور جس کے پروپرائٹر اور ایڈیٹر ہماری واقفیت میں ہوشمند انسان ہیں انہوں نے اپنے معمول سے ہٹ کر اس غلط پروپیگنڈا میں جو جماعت احمدیہ کے خلاف کیا جاتا ہے حصہ لیا ہے۔ اس کی وجہ خواہ کچھ ہو ہمیں امید نہیں تھی۔ کہ وہ ایک خالص کاروباری اخبار کو ایسی گندگی سے آلودہ ہونے دیں گے۔ اس لئے ہم ان دوستوں کی تسلی کے لئے خاص طور پر ان کے چند اعتراضات کا جائزہ ذیل میں لیتے ہیں

"ڈیلی بزنس لائل پور" نے اپنی ۱۹ جنوری کی اشاعت میں "ربوہ کی ریاست" کے زیرِ عنوان ایک اداریہ سپردِ قلم کرتے ہوئے یہ دعوے کیا ہے کہ اس نے کسی فرقہ کے اندرونی معاملات میں کبھی دخل نہیں دیا۔ دخل اگر نیک نیتی سے دیا جائے۔ تو یہ دخل قابلِ اعتراض نہیں۔ لیکن انہوں نے جو دخل دیا وہ سراسر غلط فہمی یا غلط بیانی پر مبنی ہے۔ مثال کے طور پر اخبار مذکور نے لکھا ہے۔

(۱) "شہری حقوق کی صریح خلاف ورزی ہو رہی ہے"۔ حالانکہ ربوہ میں تمام اطراف سے ہر قسم کے لوگ آکر خرید و فروخت کرتے ہیں۔ اور ہمارے ہی سامنے کا لین دین ہے۔

(۲) "کسی غیر احمدی کو رہائش رکھنے کی اجازت نہیں" حالانکہ امرِ واقع یہ ہے۔ کہ صرف ایک کالج میں کم و بیش ۶۰، ۷۰ فیصدی طلباء غیر احمدی ہیں۔ اور وہ ربوہ میں مکانات میں رہائش رکھتے ہیں۔

(۳) "کوئی غیر احمدی زمین نہیں [خرید] سکتا"۔ حقیقت یہ ہے کہ احمدیوں کے لئے بھی کھلی اجازت نہیں ہے کیونکہ قادیان کے مہاجرین کی آبادی سب سے مقدم ہے کہ انہوں نے قیمتی جائدادیں مشرقی پنجاب میں چھوڑ دیں اور ان کے لئے دوسری جگہ پر آباد ہونے میں دینی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے وہ سہولتیں حاصل نہیں جو یہاں میسر ہیں۔ اور جو روحانی زندگی وہ یہاں رہنے سے پاتے ہیں۔ اس کا عشر عشیر بھی دوسری جگہ پر انہیں میسر نہیں آ سکتا۔ پس ایک چھوٹے سے قطعہ زمین پر جس پر قادیان کے مہاجرین نے اپنی آبادی کا انتظام ہے۔ اس پر نظر رکھنا یا اس میں شریک ہونے کی خواہش کرنا کوئی اچھی ذہنیت پر دلالت نہیں کرتا۔

غلط باتوں کی مزید مثالیں حسب ذیل ہیں۔

۴۔ "بغیر نظارت امور عامہ کے پرمٹ کے بغیر کوئی ربوہ میں داخل نہیں ہو سکتا" یہ الزام خود ساختہ اور غلط محض ہے۔ آئے دن بیسیوں لوگ غیر از جماعت وقت بے وقت آتے ہیں۔ اور مہمانخانہ ان کی خدمت کرتا ہے۔ اور وہ آزادی سے ربوہ میں ہمارے انتظامات کو دیکھتے ہیں۔ اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ پانچ وقت اسلامی اذان دی جاتی ہے۔ اور اسلامی طرز پر نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ روزے رکھے جاتے ہیں۔ اور قرآن مجید کا درس ہوتا ہے۔ کوئی دریافت نہیں کرتا کہ پرمٹ کہاں ہے۔ اور بغیر پرمٹ کے کیوں پھر رہے ہو۔

(۵) یہ بھی غلط الزام ہے کہ "پابندی عائد کی ہوئی ہے کہ کوئی غیر از جماعت لٹریچر یہاں شائع نہ ہو"۔ چنانچہ غیر اخبارات رسائل اور لٹریچر یہاں آتا ہے۔ اور اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اور غلط باتوں کا جواب معقول طریق سے دیا جاتا ہے یہی ڈیلی بزنس لائل پور کا پرچہ یہ بھی یہاں آتا ہے۔ اور اس طرح دوسرے پرچے بھی

آخر میں ڈیلی بزنس کے ایڈیٹر کو

(باقی دیکھیں صہ۸ پر)

نہیں احمدیت کوئی شے نرالی

تہی درد، خوفِ خدا سے بھی خالی
طبیعت نہ اتنی بھی ہو لا ابالی

بڑا کام ہے گو سیارت، حکومت
مجھے کیا! مرا ظرف ہے ان سے عالی

ہزاروں کئے آپ نے وار ہم پر
ہزاروں گئے آپ کے وار خالی

ذرا حشر کے روز کو یاد کیجے
نہ کام آئیں گے یہ اہالی موالی

کئے تم نے تجدید و احیاء کے دعوے
کوئی راہ اصلاح کی بھی نکالی؟

اگر جبر و اکراہ سے دینِ مومن
تو پھر اپنی دنیا کا اللہ والی

کبھی مہدیٔ وقت کو دیکھ لیتے
حَکَم اس کا قول اس کا مسلک مثالی

کبھی آپ آکر ہمیں پوچھ لیتے
نہیں احمدیت کوئی شے نرالی

عرب میں جلال اپنا جسے دکھایا
یہ ہے اس کا اظہارِ شانِ جمالی

عبدالمنان ناہید

قسط نمبر ۲

مصنوعی سیّارے اور ان کی گردش

خدائے علیم کی حکمت و قدرت کا زبردست ثبوت

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ربوہ)

مشاہدات کا نتیجہ

ان مشاہدات کا یہ لازمی نتیجہ نکلتا ہے کہ اس بلند فضائی دائرے میں یعنی قریباً زمین سے پانچ صد میل دور ان چیزوں کو گھومنے سے رگڑ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حتیٰ کہ اس رگڑ کی وجہ سے یہ اشیاء اس قدر گرم اور تاباں ہو چکی ہیں۔ کہ یہاں سے روشن ستاروں کی طرح نظر آتی ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہوا کہ ان کے چکر لگانے میں بھی کافی طاقت صرف ہو رہی ہے۔

دوسرے یہ کہ زمین کی کشش کا اثر بھی کام کر رہا ہے اور دم بدم چکروں کا دائرہ کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ مگر رفتار اور بھی تیز ہوتی جاتی ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ ان کو چکر دینے والی طاقت زمین کی کشش کا بھی مقابلہ کر رہی ہے۔ بلکہ زمین کے قریب چکروں میں وہ طاقت اپنا زیادہ زور دکھا رہی ہے ورنہ دائرے کے اصول سے اور زمینی فضاء کی کثافت بڑھ جانے کی وجہ سے رفتار کم ہو جانی چاہیئے نہ کہ اور بڑھ جانی چاہیئے۔

پھر چونکہ طاقت کے مقابلہ میں زمین کی کشش کا وہی اثر ہو رہا ہے جو یہاں ہلکے اور بھاری گولے پھینکنے پر ہوتا ہے۔ یعنی ہلکی چیز جلد گر پڑتی ہے اور بھاری دور گرتی ہے۔ کیونکہ وزن اپنے اندر قوت کو زیادہ محفوظ رکھتا ہے۔ چنانچہ خول جو کہ حجم کے لحاظ سے ہلکا ہے وہ جلد زمین کی کشش سے متاثر ہو گیا اور باقی دو گولے اپنے وزن اور حجم کے لحاظ سے کم و بیش متاثر ہو رہے ہیں۔ اندازہ ہے کہ دوسرا سیارہ جو وزن کے لحاظ سے ۱۸۴ پاؤنڈ ہے سال بھر چکروں میں مصروف رہے گا۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جو قوت ان کو چکر دے رہی ہے وہ اس فضاء میں مستقل طور پر موجود رہتی ہے اسلئے کہتے ہیں کہ اگر بڑا سیارہ رگڑ کا مقابلہ کر سکا تو اس کو نیچے آنے میں سال بھر درکار ہوگا۔

ایک زبردست لہر کا وجود

ان مشاہدات کے پیش نظر ایک ہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ زمین سے قریباً ڈیڑھ صد میل بلندی سے کم از کم چھ صد میل بلندی تک فضائے بسیط میں ایک ایسی طاقتور لہر رواں دواں ہے جو ہر چیز کو اپنے چکر میں مصروف کر دیتی ہے اور دوسرے یہ کہ اس فضائے بسیط میں مفروضہ ایتھر نہیں ہے۔ گو فضائے بسیط ہے مگر دس ہزار میل فی گھنٹہ سے زیادہ رفتار سے رگڑ پیدا ہو جاتی ہے اور اس حساب سے وہ ہر چکر دیتی ہے تاکہ وزنی سے وزنی چیز بھی اس میں پھنس کر تباہ ہو جائے۔ چنانچہ ٹوٹتے ہوئے تارے وہاں چکر لگا کر بھسم ہو جاتے ہیں جبکہ وہ دور دراز سے نہایت تیز رفتاری کے ساتھ زمین کی طرف لپکتے ہیں۔ مگر اس لہر میں اتنی طاقت اور قوت ہے کہ ان کا نہ صرف رخ بدل دیتی ہے بلکہ چکروں میں ڈال کر ایسی رگڑ میں مبتلا کر دیتی ہے کہ وہ جل کر اور چمک دکھا کر گیس بن جاتے ہیں۔

ان مصنوعی سیاروں کا رُخ بھی اس فضا سے پار جانے کا تھا۔ مگر اس لہر نے ان کا رخ بدل کر چکروں میں مصروف کر دیا۔ اب ان سیاروں کے پیچھے تو لہر کی طاقت مصروف عمل ہے! اور سامنے سے رگڑ یعنی Friction درپیش ہے اس لئے دوسرے سیارے میں جو لائیکا کا خانہ تھا وہ باوجود مشینی طاقت کے وقت پر علیحدہ نہیں ہو سکا اب آئندہ سیاروں میں ایسے خانوں کی علیحدگی کیلئے بہت زیادہ مشینی طاقت استعمال کرنی ہوگی گو اس حد تک کامیابی حاصل ہو گئی ہے کہ جس دھات سے ان سیاروں کا خول بنایا گیا ہے۔ وہ تاروں سے زیادہ دیر تک رگڑ کی برداشت کر سکتا ہے۔

قرآن مجید کا ارشاد

اس لہر کے وجود کو راز میں رکھنا بہتوں کے لئے پریشانی کا موجب ہوگا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کے افشاء سے سائنسدانوں کے بہت سے نظریات درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ دعویٰ تو ضرور دہراتے رہتے ہیں کہ چاند اور زمین کے درمیان ایک سٹیشن بھی قائم کیا جائے گا۔ مگر جس لہر کی مرہون منت یہ سٹیشن قائم ہو سکتا ہے۔ اور درمیانی فضا میں محو گردش رہیگا۔ اس کا حال بیان نہیں کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس فضا کی حکمت پہلے سے بیان فرما دی ہوئی فرمایا ہے۔ ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَآءِ وَھِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَھَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ کَرْھًا ط قَالَتَا اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۰ فَقَضٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَاَوْحٰی فِیْ کُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَھَا ط وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَحِفْظًا ط ذٰلِکَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۰ (حٰم سجدہ ع۲)

یعنی جب خدائے قدیر نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی تو وہ گیس کی حالت میں تھا۔ (اس حالت کو Nebulous state کہتے ہیں۔ یہ گیس نہایت طاقتور ہوتی ہے۔ آج کل اس کی دو حالتیں پائی جاتی ہیں۔ سیاہ اور تاباں جس سے اب بھی بحکم الٰہی نئے اجرام فلکی اور فضائیں بنتی رہتی ہیں۔ اس گیس کو کام پر لانے کے لئے سوائے خدائی طاقت اور حکم کے اور کوئی متصرف طاقت دنیا میں موجود نہیں ہے کیونکہ یہ خود انتہائی قوت کی متحمل ہوتی ہے) پھر اس گیس کو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ جبراً یا اطاعت سے تمہیں کام پر لگنا ہوگا۔ مگر اس نے عرض کیا کہ سوائے اطاعت کے میرا اور کیا چارہ ہو سکتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے دو وقتوں میں اس کو سات آسمانوں میں تبدیل فرما دیا۔ اور ہر آسمان کے سپرد اس کے فرائض کر دیئے۔ پھر زمین آسمان کو چراغوں سے مزین فرمایا اور اسکے ذمہ حفاظت کا کام بھی لگا دیا۔ یہ نہایت غالب اور عالم خدا کی تقدیر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ زمین کی فضاء کو اللہ تعالیٰ نے اس انداز سے بنایا ہے کہ صرف اس میں سے چاند ستارے نظر آتے ہیں۔ مگر اس فضاء سے باہر یہ نظارہ نظر نہیں آتا۔ حال ہی میں ایک انگریز پائیلٹ کو غبارہ کے ذریعہ ایک لاکھ فٹ یعنی ۱۹ میل کی بلندی پر بھجوایا گیا تو وہاں سوائے سورج کی دھندلی سی روشنی کے اور کچھ نہ دیکھ سکا۔ جس کے فوٹو لائف رسالہ میں چھپ چکے ہیں۔ باوجودیکہ وہ اس بلندی پر ۳۶ گھنٹے تک رہا۔ اس طرح سائنسدانوں کو علم ہے کہ بفرض محال اگر انسان چاند پر پہنچ بھی گیا تو اس کو اردگرد فضائے آسمانی میں زمین اور ستارے نظر نہیں آئیں گے۔

حکیمانہ تخلیق

زمین آسمان کی ایسی تخلیق فرمائی گئی ہے کہ وہ زبردست حفاظت کا کام کرتا ہے۔ اور یہ حکمت سوائے قادر اور علیم و خبیر خدا کے ظہور پذیر نہیں ہو سکتی تھی۔ اور ہم آج اس حکمت کے چند کرشموں کو احاطہ بالعلم کے اصول کے ماتحت معلوم کر سکتے ہیں۔ مگر مادہ پرست سائنسدان ایسے حقائق کو یا تو پوشیدہ کر دیتے ہیں۔ یا بگاڑ کر پیش کرتے ہیں تاکہ ان کے نظریات پر زد نہ پڑے۔ اگر یہ حفاظتی آسمان نہ ہوتا تو زمین جلد ہی شہب ثاقب سے تباہ ہو جاتی کیونکہ زمین چاند سے بڑی ہے مگر ہے نازک اس کی اندرونی آگ اوپر کے چھلکے سے زیادہ دور نہیں ہے۔ جبکہ چاند میں ایسے ایسے شہب بھی گرے ہیں۔ جن کی وجہ سے ایسے قعر نظر آتے ہیں جن میں گہرے سوراخ موجود ہیں۔ جیسا کہ شہب آر پار نکل گئے ہوں۔

القصہ سپٹنک یا مصنوعی چاند کی کامیابی کا راز وہ حکمت ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حفاظت کے لئے کام میں لگائی ہوئی ہے نہ اس میں انسانی کوشش کا دخل ہے۔ جو کہ صرف اس فضاء تک جہاں کہ حفاظتی لہریں جاری و ساری ہیں۔ ان گولوں کو پھینکنے تک محدود ہے۔ فسبحان اللہ احسن الخالقین والحمد للہ رب العلمین ٭

مسجد دارالرحمت غربی میں جلسہ

مسجد دارالرحمت غربی ربوہ میں مورخہ ۲۴ جنوری بروز جمعہ بعد نماز مغرب ایک جلسہ ہوگا۔ جس میں مسعود احمد صاحب مولوی فاضل جامعہ احمدیہ "وقف زندگی" کے موضوع پر اور جمیل الرحمان صاحب بی۔ ایس سی "مذہبی تحریک میں دینی علوم کی اہمیت" پر لیکچر دیں گے۔

غلام باری سیف
پروفیسر جامعہ احمدیہ

سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کیخلاف منصوبوں کا ایک منظر

از مکرم مولوی قمر الدین صاحب

مکہ میں بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب کی حمایت کے پیش نظر دوسرے قریش بھی یہ دھمکی دے چکے تھے کہ اگر بنو ہاشم اور بنو عبد المطلب آنحضرت کی پشت پناہ بننے سے باز نہیں آئیں گے۔ تو پھر ہم ان سب کا مقابلہ کریں گے۔ اور ابھی تک انہوں نے اس دھمکی کو پورے طور پر عملی جامہ نہیں پہنایا تھا۔ لیکن وہ اس تیاری میں مصروف تھے اور طعن و تشنیع اور نوک جھونک سے گذر کر کبھی کبھی اپنا بچاؤ رکھکر عملاً بھی انہیں تنگ کرتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے تو انہوں ایک مجلس قائم کرکے اس سوال پر غور کیا۔ کہ اب جو حج کا موسم آئے گا۔ تو اس موقعہ پر لازماً باہر سے آنیوالے حاجیوں میں اسلام کے متعلق چرچا ہو گا۔ اور لوگ آآکر ہم سے پوچھیں گے کہ یہ نیا نبی کون ہے۔ اور کیا کہتا ہے۔ اسلئے ہمیں باہمی مشورہ سے کوئی جواب سوچ رکھنا چاہیئے تاکہ ہمارا آپس کا اختلاف کوئی بُرا اثر نہ پیدا کرے۔ چنانچہ سب رؤساء قریش ولید بن مغیرہ کے مکان پر جمع ہوئے۔ اور ولید نے ان کے سامنے ایک تقریر کرکے ساری بات سمجھائی اور بتایا کہ اب حج کا وقت آرہا ہے۔ اور لازماً حج پر آنیوالے لوگ ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق پوچھیں گے۔ پس ہمیں چاہیئے کہ باہم مشورہ سے کوئی ایک پختہ جواب سوچ رکھیں۔ تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہم ایک دوسرے کے خلاف باتیں کہکر خود اپنے اثر کو مٹالیں۔ اس پر ایک شخص بولا کہ ہمارا جواب صاف ہے کہ یہ شخص ایک کاہن ہے۔ اور کاہنوں کی سی باتیں کرکے اس نے چند لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ ولید نے کہا ہم اسے کاہن کس طرح کہہ سکتے ہیں۔ جبکہ اس میں کاہنوں کی کوئی بات بھی نہیں پائی جاتی نہ کاہنوں کا سا ترنم ہے۔ اور نہ کاہنوں کا سا مخصوص انداز بیان۔ دوسرے نے کہا۔ کہ پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ نعوذ باللہ مجنون ہے اور اپنے جنون کے جوش میں باتیں کرتا رہتا ہے۔ ولید نے کہا ہماری یہ بات کون مانے گا۔ اور جنون کی وہ کونسی علامتیں ہیں۔ جو ہم اس میں دکھا سکیں گے۔ نہ اس میں وہ وحشت ہے اور نہ وہ اضطراب۔ اور نہ ہی وہ وساوس جو ایک مجنون میں پائے جاتے ہیں۔ پھر ہمارے جنون کے ادعا کو کون سنے گا۔ تیسرا بولا کہ پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شخص شاعر ہے۔ اور اپنے جادو اثر اشعار سے لوگوں کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ ولید نے کہا ہم اسے شاعر کیکر اس کے کلام میں شعر کے خصائص (از قسم رجز اور ہزج اور قریض اور مقبوض اور مبسوط (یہ شعراء عرب کی اصطلاحیں تھیں) کہاں سے دکھائیں گے۔ اس پر ایک چوتھا شخص بولا کہ اسے ایک ساحر کے طور پر پیش کرنا چاہیئے۔ ولید نے کہا کہ پھر ہم اس میں ساحروں کی سی پھونکیں مارنا اور گرہیں ڈالنا اور گرہیں کھولنا کس طرح دکھائیں گے۔ لوگوں نے کہا تو پھر اے عبد شمس تم ہی بتاؤ کہ پھر ہمیں کیا کہنا چاہیئے ولید نے کہا کہ اس معاملہ میں۔ میں خود حیران ہوں کہ کیا کہا جائے۔ جو بات بھی سوچتا ہوں۔ وہ اس پر چسپاں ہوتی نظر نہیں آتی۔ اور ایسی بات کہنا جس سے لوگوں کو تسلی نہ ہو۔ خود اپنے آپ کو ہنسی کا نشانہ بنانا ہے۔ اس طرح اس مجلس میں کچھ عرصہ باتیں ہوتی رہیں۔ آخر یہ مشورہ قرار پایا کہ اور کوئی بات تو خیال میں آتی نہیں۔ اور جو باتیں پیش کی گئی ہیں۔ ان میں ساحر والی زیادہ وزن دار ہے۔ پس یہ فیصلہ ہُوا کہ حج کے موقعہ پر باہر سے آنیوالے لوگوں کے سامنے سب لوگ یہی کہیں کہ یہ ایک ساحر ہے۔ جو اپنی مخفی سحر کاری سے باپ کو بیٹے سے۔ بھائی کو بھائی سے۔ خاوند کو بیوی سے جدا کرتا چلا جارہا ہے۔ چنانچہ جب حج کا موقعہ آیا۔ تو قریش کے بچہ بچہ کی زبان پر یہی فقرہ تھا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو ایک ساحر ہے۔ جو جس گھر میں داخل ہوتا ہے نعوذ باللہ انشقاق و اختلاف کا بیج بو کر نکلتا ہے۔ اور ان کے اس کے پروپیگنڈا نے تمام قبائل عرب میں آنحضرت صلعم اور اسلام کے خلاف ایک خطرناک ہیجان پیدا کر دیا۔

(سیرۃ خاتم النبیین ص ۱۸۷/۱۸۹)

احباب کرام کی اطلاع کیلئے ایک ضروری اعلان

نماز کے متعلق ایک مفید کتاب کی تیاری

از حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد

احباب کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نظارت اصلاح و ارشاد کے انتظام کے تحت میں اپنی ذاتی نگرانی میں ایک کتاب نماز اور اس کے احکام اور اُن کے فلسفہ کے متعلق تیار کروا رہا ہوں۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید۔ سنت رسول۔ اور احادیث نبوی میں جو تصریحات ملتی ہیں۔ ان کا بھی تفصیلی ذکر کیا جائے گا۔ کوشش ہے کہ کتاب اپنی افادیت اور استناد کے اعتبار سے ایسے پایہ کی ہو کہ جس سے جماعت کے علاوہ دوسرے احباب بلکہ غیر مسلم حضرات بھی خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکیں۔

کتاب کی طباعت و اشاعت کے متعلق یہ پروگرام ہے کہ نہایت عمدہ خط میں لکھوا کر بلاک بنوائے جائیں اور پھر ممکن ہو تو اعلےٰ آرٹ پیپر پر یا جو کاغذ بھی اچھے سے اچھا مل سکتا ہو۔ اس پر عمدگی اور نفاست سے طبع کی جائے۔

فی الحال یہ کتاب اردو میں ترتیب دی جارہی ہے۔ لیکن جونہی یہ مکمل ہو گئی۔ تو اس کا ترجمہ بنگالی۔ انگریزی اور انڈونیشی زبان میں بھی کرکے اسی طرح شائع کیا جائے گا۔

چونکہ اس مفید کتاب کی تیاری اور اس کی طباعت و اشاعت کے مختلف مراحل پر کافی خرچ کا امکان ہے۔ اور پھر اس کی وسیع تر اشاعت کے پیش نظر اس کی قیمت بھی برائے نام رکھنے کا خیال ہے۔ اس لئے میں نے کئی دوستوں سے اپیل کی تھی۔ کہ وہ عطیہ کے طور پر اس کار خیر میں حصہ لیں۔ چنانچہ میرے کئی دوستوں اور عزیزوں نے کافی گرانقدر رقمیں اس غرض کے لئے بھجوائی ہیں۔ اور کئی دوستوں نے سو سو روپے کے وعدے کئے ہیں۔ پس اس اعلان کے ذریعہ جہاں جماعت کے دوستوں کو اس مفید تجویز کی اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ وہاں اس کے ساتھ ہی اس غرض کے لئے ایک بار پھر مالی امداد کی بھی اپیل کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ جس جس دوست تک بھی میری یہ درخواست پہنچے گی۔ وہ اپنی استطاعت اور حالات کے مطابق اس کار خیر میں ضرور حصہ لے گا اور ایک ایسی کتاب کی اشاعت میں ممد ثابت ہو گا۔ جس کا تعلق اسلام کے ایک اہم بنیادی رکن سے ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں افراد کی روحانی اور تربیتی ترقی اور فلاح کی کامیاب توقع کی جاسکتی ہے۔

خاکسار مرزا شریف احمد

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

اللہ۔ اللہ حضرت محمد رسول اللہ صلعم جو دنیا کے لئے رحمت للعالمین بنا کر بھیجا گیا اور جس نے آکر واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کا سبق دیا کہ اللہ کی رسی پکڑ کر سب متحد ہو جاؤ۔ اور تفرقہ نہ کرو اس کے متعلق آنجناب کے شہر اور ملک کے لوگ خیال کرتے تھے۔ کہ "وہ تو ایک ساحر ہے۔ جو جس گھر میں داخل ہوتا ہے انشقاق و اختلاف کا بیج بو کر نکلتا ہے"۔ باوجود اس مخالفت کے نتیجہ یہ ہُوا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلعم خدا کے رسول اور فرستادہ ثابت ہوئے۔ اور اپنے مشن میں کامیاب۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم

ناصرات الاحمدیہ کے متعلق اعلان

ناصرات الاحمدیہ لجنہ اماء اللہ کا ایک الگ شعبہ ہے۔ اس کا چندہ تفصیل کے ساتھ ہر ماہ الگ آنا چاہیئے۔ ہم عنقریب ناصرات کا بجٹ مقرر کر رہے ہیں۔ اس لئے ہر لجنہ اپنی اپنی ناصرات کی تعداد سے مطلع کرے۔

جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

یزیدی طبع کون ہے؟

(از مولوی برکات احمد صاحب راجیکی بی اے مقیم قادیان)

غیر مبائعین کے امیر مولوی صدرالدین صاحب نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو انہوں نے ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو دیا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات ستودہ صفات اور جماعت مبائعین کے خلاف اپنے افتراءات کو دہراتے ہوئے یہ کہا ہے کہ جماعت مبائعین اندریں کے امام تقسیم ملک کے وقت قادیان سے نکلنے کی وجہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اُخْرِجَ مِنْهُ الیزیدیون (یعنی یزیدی طبع لوگ قادیان سے نکالے جائیں گے) کے نعوذ باللہ مصداق ہیں۔ افسوس ہے کہ جناب مولوی صدرالدین صاحب نے یہ اعتراض دوہرا کر نہ صرف یہ کہ اصل حقیقت پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ لاکھوں کی جماعت جو مقدس اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فدائی ہے کے مخلصانہ جذبات کا خون کیا ہے۔

الیزیدون کی تشریح

ظاہر ہے کہ "الیزیدون" سے مراد یزیدی طبع لوگ ہیں جو یزید کی طرح اہل بیت نبوی یا اہل بیت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص حضرت فرزند رسول کے ساتھ دشمنی اور عداوت کا اظہار کرتے ہیں اور اس مقدس گروہ کے درپے آزار ہیں۔ الیزیدون کے لفظ میں ذاتی نام کا اظہار نہیں کیا گیا بلکہ یزیدی صفت کا ذکر ہے۔ جو سوائے اہل بیت کی دشمنی کے اور کسی امر پر دلالت نہیں کرتا۔

غیر مبائعین کی بنیاد

امیر صاحب منکرین خلافت نے بیجا طور پر اس صفاتی نام کا مصداق جماعت مبائعین کو قرار دے کر جو مقدس اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً فرزند رسول حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے فدائی و جانثار ہے بہت بڑا ظلم کیا ہے

. . . .
. . . .
. . . .
. . . . . وہ اس بات کو خوب جانتے ہیں

کہ غیر مبائعین کی جماعت کی بنیاد ہی سیدنا محمود اور دیگر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بغض و عناد پر رکھی گئی ہے۔ یہ لوگ قادیان سے عداوت سیدنا محمود کی وجہ سے ہی نکلے اور لاہور میں آکر بھی انہوں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت سے تحریری۔ تقریری اور عملی طور پر جس بغض و عناد کا اظہار کیا اور تقریباً نصف صدی سے کر رہے ہیں۔ یہ بغض و عناد انکو "الیزیدون" کا صفاتی نام دیئے کے لئے کافی ہے۔

اُخْرِجَ کے دو معنی

امیر صاحب منکرین خلافت کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اُخْرِجَ" کے معنی پیدا کئے گئے تحریر فرمائے ہیں۔ لیکن جماعت مبائعین اس کے معنی "نکالے گئے" کرتی ہے۔ گویا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے معنی ترک کر رہی ہے قطعاً نادرست ہے لغت میں ایک لفظ کے کئی معنی ہوتے ہیں اور سب اپنی اپنی جگہ پر درست اور با موقعہ ہوتے ہیں۔ قرآنی وحی کے ایک ایک لفظ کے بھی مفسرین نے کئی کئی معنی کئے ہیں۔ اگر ابتدائی زمانہ میں حضرت اقدس علیہ السلام سے بغض و عناد رکھنے والے قادیان کے بعض باشندے "پیدا ہونے" کے معنی میں "اخرج" کے مصداق ہوئے۔ تو خلافت ثانیہ کے زمانہ میں جو لوگ آپ کے اہل بیت سے بغض و دشمنی رکھنے کی وجہ سے قادیان سے نکالے گئے وہ "اخرج" کے دوسرے معنے کے مصداق ہوئے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ "اخرج" کے دونوں معنے ہی غیر مبائعین کے متعلق کئی دفعہ پورے ہو چکے ہیں۔ بانی جماعت منکرین خلافت جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم اور خواجہ کمال دین صاحب مرحوم وغیرہ کے دلوں میں اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بغض و عناد کی بنیاد قادیان میں پڑھی۔ جبکہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالیٰ خدائی وعدوں کے مطابق پروان چڑھ رہے

تھے اور "المصلح الموعود" کے نشانات آپ کی جبین اطہر پر نمایاں تھے۔ اس وقت ان کے سینوں میں بغض و عناد کی آگ سلگنی شروع ہوئی۔ پس اگر "اُخْرِجَ" کے معنی پیدا ہونے کے ہی ہیں۔ تو بھی دشمنان اہل بیت کی یزیدی صفت کی پیدائش قادیان میں ہی ہوئی اور پھر دوسرے معنی "نکالے جانے" کے بھی انہی پر چسپاں ہوئے اور وہ عداوت اہل بیت حضرت اقدس علیہ السلام بالخصوص عداوت سیدنا حضرت محمود کی وجہ سے نکلے یا نکالے گئے اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ الہامی پیشگوئی نہ صرف ایک دفعہ بلکہ درجنوں بار پوری ہوئی جب بھی قادیان کے کسی باشندے کے دل میں بغض و عناد افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پیدا ہوا یا اس بغض کی وجہ سے اس کا اخراج از قادیان ہوا تو خدائی وحی کے یہ الفاظ پورے ہوئے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ خود قادیان سے نکلنے کے بعد ان دشمنان اہل بیت کو ہمیشہ ہی اکابر غیر مبائعین نے چھاتی سے لگایا اور اپنی آغوش میں جگہ دی اور ان کی حمایت و پشت پناہی کرتے رہے۔ گویا غیر مبائعین کے کردار کی نمایاں خصوصیت ہی اہل بیت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عداوت و دشمنی رکھنا ہے اور اسی کردار کا صفاتی نام وحی الٰہی میں "الیزیدون" رکھا گیا ہے۔

ہجرت اور اخراج میں فرق

امیر صاحب غیر مبائعین نے اپنے خطبہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت مبائعین کے ایک حصہ کی قادیان سے ہجرت کو اس الہام کے تحت لانے کی کوشش کی ہے۔ افسوس ہے کہ اس اقدام سے امیر منکرین خلافت نے لوگوں کو صریح غلط فہمی میں مبتلا کرنا چاہا ہے بے شک تقسیم ملک کے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت قادیان کے ایک حصہ کو قادیان سے ہجرت کرنا پڑی۔ لیکن اس کے متعلق سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے واضح الہامات موجود ہیں اور یہ خدائی تقدیر ان پیشگوئیوں کے عین مطابق ظہور میں آئی ہے "داغ ہجرت" کا الہام اور اِنَّ الَّذِی فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْآنَ لَرَادُّکَ اِلٰی مَعَادٍ کا الہام اتنے مشہور ہیں کہ انکے متعلق تفصیل سے لکھنے کی ضرورت نہیں امیر غیر مبائعین خدا کے خوف سے کام لیتے ہوئے بتائیں کہ کیا حضرت سیدنا محمود

ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کی جماعت اور عزیز واقارب قادیان سے اس لئے نکلے کہ وہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت سے دشمنی اور عناد رکھتے تھے۔ جو یزیدیوں کی صفت کا خاصہ ہے یا اس کے برعکس ان کو قادیان سے اس لئے ہجرت کرنا پڑی کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت نبوی اور اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فدائی اور جاں نثار تھے اور اسلام اور احمدیت کے لئے جان مال عزت اور وطن کی قربانی کرنے کے لئے ہر وقت تیار تھے۔

ہجرت کی پیشگوئی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا جو الہام قادیان سے ہجرت اور واپسی کی خبر دیتا ہے اس کے ساتھ ہی اس کی وجہ ماھذا الا تھدید الحکام بھی بتائی گئی ہے یعنی یہ ہجرت عداوت اہل بیت کی وجہ سے نہ ہوگی بلکہ حکام کی سختی اور تہدید کے سبب ہوگی اب امیر منکرین خلافت اور ان کے ساتھی بتائیں کہ کیا ان کا قادیان سے نکلنا تہدید الحکام کی وجہ سے تھا۔ کیا قادیان میں جناب مولوی محمد علی صاحب مرحوم یا ان کے ساتھیوں پر سرکاری حکام نے کوئی سختی کی تھی جس کی وجہ سے ان کو قادیان چھوڑنا پڑا؟ یا عداوت سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ اور دیگر صاحبزادگان والا تبار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عداوت ان کا قادیان سے باہر نکالنے کا موجب ہوئی؟ ان حالات کو جانتے ہوئے جناب مولوی صدرالدین صاحب کا جماعت مبائعین کو "الیزیدون" کے الفاظ کا مستحق قرار دینا کتنا بڑا ظلم اور زیادتی ہے۔

قادیان میں غلامانِ سیدنا محمود کا قیام

پھر یہ بات بھی خلاف واقعہ ہے کہ جماعت مبائعین قادیان سے کلی طور پر نکالی گئی ہے بلکہ تقسیم ملک کے وقت جب حالات کے تقاضا سے مشرقی پنجاب کے کئی اسلامی مراکز مسلمانوں سے یکسر خالی ہو چکے ہیں قادیان میں سیدنا حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے فدائی آج بھی اسلام اور احمدیت کے جھنڈے کو بلند کئے ہوئے ہیں بلکہ خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرزند ارجمند

(بقیہ صفحہ ۸ پر)

صوبائی نمائش میں محمد آباد اسٹیٹ کو انعامات

مورخہ ۱۷ تا ۱۹ ماہ حال کو یونیورسٹی ہال لاہور میں پھلوں اور سبزیوں کی نمائش منعقد ہوئی۔ جس کا افتتاح وزیر زراعت مغربی پاکستان کے بھیجے ہوئے پیغام سے کیا گیا۔ وزیر موصوف مرکزی حکومت کے بلاوے پر اسی دن کراچی روانہ ہونے کی وجہ سے شرکت نہ کر سکے۔ صوبہ مغربی پاکستان کے کونے کونے سے سبزی و پھل پیدا کر کے ملک کی خوشحالی اور زرعی ترقی میں حصہ لینے والے زمینداروں اور پھلوں کی مصنوعات کو ملک میں عام کرنے والے کارخانہ داروں اور تاجروں نے اپنی بہترین پیداوار سے ناظرین کو روشناس کرایا اور پھلوں اور ترکاریوں کی پیداوار بڑھا کر خوراک اور زرعی مصنوعات کے بارہ میں پاکستان کو خود کفیل بنانے کی ترغیب دلائی۔

اس نمائش میں تحریک جدید انجمن احمدیہ کی ملکیتی اسٹیٹ محمد آباد ضلع تھرپارکر سے آئے ہوئے پیاز اور ہلدی کو بھی انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ ہمارے پیاز کو متفرق سبزیات میں اوّل انعام دیا گیا۔ اور ہلدی کو دوم انعام ملا۔ ہر دو فصلوں کے متعلق ہمارے کارکنوں کی کوشش اور اس کے کامیاب نتائج کا ذکر اور تفصیلی نوٹ الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

یونیورسٹی ہال کی اس حالیہ نمائش میں ہمارا پیاز خاص طور پر ناظرین کی توجہ کا باعث بنا رہا۔ اور محکمہ زراعت کے افسروں اور ڈائریکٹر صاحب زراعت مغربی پاکستان نے ہمارے کارکنوں کی اس کوشش کو بہت سراہا۔ اور گورنمنٹ کے زراعتی فارموں میں اس تجربہ کو روشناس کرنے کی ہدایت فرمائی۔ ہمارے مینیجر صاحبان اور ملک غلام احمد صاحب عطا اسسٹنٹ ایجنٹ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ملکی پیداوار میں اہم اضافہ کرنے کے لئے کامیاب اقدام کیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے کارکنان آئندہ بھی ہر جہت سے غذائی پیداوار کو بڑھانے اور ملک کی خدمت کرنے میں اہم کردار ادا کرینگے۔ اور جماعت کے لئے ہر طرح سے مفید ہوں گے۔

جیسا کہ اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے انعامات اور متعلقہ سندات جناب گورنر صاحب بہادر مغربی پاکستان نے خود مستحقین کو تقسیم کر کے زرعی ترقی میں حصہ لینے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس موقع پر محمد آباد اسٹیٹ کی طرف سے مکرم ملک غلام احمد صاحب عطا ایم۔ ایس۔ سی نے نمائندگی کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے انعامات اور سندات حاصل کیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان مخلص اور محنتی کارکنوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تحریک جدید کی اراضی کی پیداوار میں برکت ڈالے اور اس کی آمد بہت زیادہ بڑھا دے تا یہ اراضی جس مقصد اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے حاصل کی گئی ہے وہ اس سے بہتر طور پر ادا ہو سکے۔ آمین۔

(مشتاق احمد باجوہ۔ وکیل الزراعت تحریک جدید۔ ربوہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

ایک ایک سو روپیہ عطیہ دینے والے مخلصین

جن اراکین انصار اللہ نے حضرت نائب صدر صاحب محترم انصار اللہ مرکزیہ کی تحریک پر ایک ایک سو روپیہ تعمیر فنڈ میں نقد ادا کیا تھا یا وعدے کئے تھے ان کی تین فہرستیں الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ چوتھی فہرست عنقریب شائع ہو رہی ہے۔ جن احباب نے وعدہ کیا ہوا ہے لیکن ابھی تک رقم نہیں بھجوائی ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی موعود رقم جلد مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں تا ان کا نام بھی فہرست میں شامل کیا جا سکے۔

اور دوسرے اراکین کو بھی جن کو اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت دی ہے چندہ کی تحریک کر کے مزید ثواب کے مستحق ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ظہور احمد
قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

جماعت احمدیہ کلاسوالہ۔ ضلع سیالکوٹ کا تربیتی جلسہ

مؤرخہ ۱۶ ؍ ۱ ؍ ۵۸ بعد نماز عشاء جامع مسجد احمدیہ کلاسوالا میں زیر صدارت مکرمی قریشی محمد صدیق صاحب گیانی اجلاس منعقد ہوا۔ میاں محمد شفیع صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔ چوہدری محمد صادق صاحب نے نظم سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے تربیت اولاد اور اس کے ذرائع پر تقریر کی۔ اس سلسلہ میں حاضرین کو توجہ دلائی کہ انسان چونکہ فانی ہے اس لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی زندگی میں علاوہ اپنے نفس کی تربیت اور تزکیہ کے اپنی اولاد کی تربیت کرنے کی طرف باقاعدہ اور خاص توجہ دے۔ تاکہ اس کی وفات کے بعد دین اور روحانیت اس کے گھر میں جاری رہے اور اسلام و احمدیت کا نور ہمیشہ قائم رہے اگر ہم اپنی اولاد کی نگرانی نہیں کریں گے۔ ان کی تربیت کے لئے مؤثر کوشش نہ کرتے رہیں گے۔ تو ہمارے مرنے کے بعد ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے ہماری نسل دنیا دار اور بے عمل رہے گی۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ دین کی روشنی ہمارے گھروں میں ختم ہو جائے گی۔ سو ہمیں تربیت کی اہمیت سمجھنی چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ صورت حال کبھی بھی پیدا نہ ہو۔ اللّٰھم آمین۔

اس کے بعد خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی معلم حلقہ کھیوہ باجوہ نے "وقف جدید" کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ آپ نے سیدنا حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر کام اور ہر بات خدا تعالےٰ کی رضاء کے لئے ہی کرتے تھے ہر لحہ اور ہر گھڑی حضور اللہ تعالےٰ کی ذات کو ہی اپنے سامنے رکھتے تھے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں آپ ہر چیز کی قربانی پیش فرماتے تھے۔ اس لئے ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت تحریک "وقف جدید" پر فوری طور پر لبیک کہیں اور اپنے اموال اور اولاد کو حضور پُرنور کی خدمت میں پیش کر دیں اس کے بعد دعا ہوئی۔ اگلے روز (۱۷ ؍ ۱) بعد نماز فجر خاکسار نے درس دیا۔ پھر جمعہ بھی پڑھایا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ طیبہ وقف جدید کے سلسلہ میں پڑھ کر احباب کرام کو مؤثر طور پر وقف کی طرف توجہ دلائی۔ الحمد للہ کہ بعد نماز جمعہ سترہ احباب نے چندہ وقف جدید کے لئے وعدے لکھوائے۔

(خاکسار عبد الکریم خاں کاٹھ گڑھی شاہد مربی انچارج سیالکوٹ شہر)

اعلان نکاح

بتاریخ ۱۸ر جنوری ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے میری بیٹی عزیزہ سلیمہ بیگم کا نکاح ہمراہ محمد اکبر صاحب ولد چوہدری منظور احمد صاحب ساکن فیروز والہ۔ ضلع گوجرانوالہ ایک ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ بزرگان و احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس نکاح کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے۔ آمین

(محمد یوسف سکنہ مالو کے بھگت۔ ضلع سیالکوٹ)

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک مددگار کارکن کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے درخواستیں بنام جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بھجوائی جائیں۔ ادھیڑ عمر کے آدمی کو اور معمولی لکھے پڑھے آدمی کو ترجیح دی جائیگی۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹ ؍ ۱۲ ؍ ۵۷ کو مسجد مبارک ربوہ میں بعد از نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میرے بھانجے عزیزم محمد رفیق چغتائی ابن بابو محمد بشیر صاحب چغتائی کا نکاح فضیلت انجم بنت بابو ثناء اللہ صاحب ایس۔ ڈی۔ او کراچی کے ساتھ ۳۰۰۰/- حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت فرما دے۔ آمین

(خاکسار حافظ بشیر احمد ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۷۲ میں محمد عبدالمجید شکرانی ولد محمد عبد القادر خانصاحب (اوچی) قوم بلوچ شکرانی پیشہ دوکانداری عمرہ ۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶ عباسیہ ڈاکخانہ چینی گوٹھ ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ میری ماہوار آمدنی مبلغ تیس روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ (پاکستان) ربوہ وصیت کرتا ہوں اور اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ (پاکستان) ربوہ ادا کرتا رہوں گا نیز میری وقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک (بعد ادائیگی اگر کوئی قرضہ جات میرے ذمہ ہوں گے) صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الراقم الحروف محمد عبدالمجید خان شکرانی ولد محمد عبد القادر خانصاحب (اوچی) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چینی گوٹھ

العبد:۔ محمد عبدالمجید خان شکرانی ولد محمد عبد القادر خانصاحب (اوچی) پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ساکن چک ۶ عباسیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد عبدالوہاب شکرانی سکرٹری مال جماعت احمدیہ چینی گوٹھ ۱۲/۸/۵۷

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۷۳ میں جنت بی بی زوجہ طاہر محمد خان صاحب قوم بلوچ قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی اللہ جوایا ڈاکخانہ اوچ شریف ضلع رحیم یار خان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد حق مہر یکصد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الوصول ہے۔ اراضی رقبہ ایک ایکڑ چاہی قیمت مبلغ -/۳۰۰ روپیہ ہے واقعہ بستی اللہ جوایا ضلع رحیم یار خاں ایک راس گائے قیمت یکصد روپیہ زیور اسوقت کوئی نہیں۔ کل میزان مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میری بوقت وفات جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط

راقم الحروف سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

الامۃ:۔ جنت بی بی زوجہ طاہر محمد خان نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ محمد اکبر بقلم خود بستی اللہ جوایا ضلع رحیم یار خاں ڈاکخانہ اوچ شریف

گواہ شد: طاہر محمد خان خاوند موصیہ مذکور بستی اللہ جوایا ضلع رحیم یار خاں نشان انگوٹھا

نمبر ۱۴۷۶ میں زکیہ بیگم زوجہ قدرت اللہ صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن برنج انسپکٹر شہر سکھر ڈاکخانہ خاص ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حق مہر مبلغ تین ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے زیور طلائی وزنی ۳۰ تولہ قیمتاً دو ہزار دو سو بذمہ خاوند کل میزان پانچ ہزار دو سو روپے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری بوقت وفات جسقدر میری جائداد ثابت ہوں اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

نوٹ حق مہر و زیور کا حصہ ادا کرنے کا میں ذمہ وار ہوں۔ قدرت اللہ خاوند موصیہ مذکور

الامۃ:۔ زکیہ بیگم زوجہ شیخ قدرت اللہ بقلم خود۔

گواہ شد:۔ محمد شریف بقلم خود پنشنر اے۔ ای۔ سی سکنہ ربوہ والد موصیہ

گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۷۸ میں چوہدری عنایت اللہ ولد چوہدری سردار خاں قوم جٹ چیمہ پیشہ دوکانداری پرچون عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع آرائیں والا چینی گوٹھ ڈاکخانہ چینی گوٹھ ضلع بہاولپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ دسمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائیداد اس وقت جدّی رقبہ ساڑھے تین ایکڑ واقع موضع کمیو والی تحصیل وزیر آباد بہ راستہ ہیڈ خانکی ڈاکخانہ گکھڑ و موضع گجر انوالہ ہے جس کی قیمت اس وقت مبلغ ۲½ ہزار روپیہ فی ایکڑ کل مبلغ آٹھ ہزار سات صد پچاس روپے بنتی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری آمد سالانہ بذریعہ دوکانداری پرچون -/۴۰۰ روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری بوقت وفات جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

الراقم الحروف ڈاکٹر محمد عبدالوہاب شکرانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چینی گوٹھ ضلع بہاولپور۔ ۶/۱۲/۵۷

العبد:۔ چوہدری عنایت اللہ ولد چوہدری سردار خان نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ محمد عبدالمجید خان شکرانی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چینی گوٹھ۔ ضلع بہاولپور۔

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نمبر ۱۴۷۷ میں امیر بیگم زوجہ محمد عبدالمجید خان شکرانی قوم بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چینی گوٹھ ڈاکخانہ چینی گوٹھ ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ دسمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت حق مہر پانچ صد روپیہ ہے جو واجب الادا ہے۔ زیور طلائی یا نقرئی کوئی نہیں ہے۔ میرے پاس نقد مبلغ -/۵۰ روپیہ ہے اور ایک بھینس ہے جس کی قیمت مبلغ -/۷۰ روپے ہے۔ کل میزان رقوم مبلغ -/۶۲۰ روپے ہے اس میں سے ۱/۱۰ حصہ بطور وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ (پاکستان) ربوہ کرتی ہوں۔ نیز بوقت وفات میری جو جائداد ثابت ہوگی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بعد ادائیگی قرضہ جات (اگر میرے ذمہ ہوں گے) مالک ہوگی۔ ۶/۱۲/۵۷ — راقم الحروف محمد عبدالمجید خان شکرانی خاوند امیر بیگم موصیہ۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چینی گوٹھ ڈاکخانہ چینی گوٹھ۔ ضلع بہاولپور

الامۃ امیر بیگم۔ بنت عبدالغفور خاں زوجہ عبدالمجید خان شکرانی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چینی گوٹھ۔ ضلع بہاولپور۔ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد ڈاکٹر عبدالوہاب شکرانی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چینی گوٹھ۔

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ ۶/۱۲/۵۷

نمبر ۱۴۷۹ میں منظور بیگم بیوہ شیخ محمد علی صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چک 245/E.B ڈاکخانہ 245/E.B ضلع منٹگمری۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱/۱۱/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت ۔۔۔ ایکڑ زمین واقعہ چک 245/E.B ضلع منٹگمری تحصیل پاکپٹن میں ہے۔ اس کی قیمت مبلغ -/۸۰۰ روپیہ ہے زیور طلائی وزن ایک تولہ گیارہ ماشہ قیمت -/۲۰۰ روپے ہے کل میزان ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز اس کے علاوہ میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط راقم الحروف حافظ محمد یوسف۔ وصیت ۶۱۵۹ سیکرٹری اصلاح و ارشاد

الامۃ:۔ منظور بیگم بیوہ شیخ محمد علی صاحب مرحوم۔ بقلم خود

گواہ شد رفیق احمد فرزند حقیقی موصیہ چک 245/E.B ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ عبدالسلام موصی ۶۲۶۶ حال وارد چک 245/E.B ضلع منٹگمری

درخواستہائے دعا

(۱) چوہدری محمد اسلم صاحب کے چچا زاد بھائی بشیر احمد کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے۔ اس کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

مرزا محمد حسین چھٹی مسیح

(۲) چوہدری عبدالغنی صاحب انسپکٹر نوڈگرین کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

بشیر احمد گول بازار۔ ربوہ

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

امریکہ میثاق بغداد کے علاقے میں راکٹ اڈے قائم کرنیکا منصوبہ نہیں رکھتا

روسی الزامات کے جواب میں امریکی حکومت کا اعلان

واشنگٹن ۲۴ جنوری ۔ حکومت امریکہ نے ایک بیان میں ان الزامات کو سراسر بے بنیاد قرار دیا ہے جو روسی حکومت نے گزشتہ منگل کو میثاق بغداد کے متعلق امریکی پالیسی پر عائد کئے ہیں۔

اس بیان کا متن حسب ذیل ہے ۔

روس کے سرکاری بیان میں یہ کہا گیا ہے کہ مسٹر ڈلس مشرق وسطیٰ کا جو دورہ کر رہے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ میثاق بغداد کے ارکان کو امریکی راکٹوں کے اڈے قبول کرنے پر مجبور کیا جائے ۔ یہ بات سراسر غلط ہے ۔ وزیر خارجہ کے دورے کا اصل مقصد یہ ہے کہ روس کے جنوبی ہمسایوں کی سلامتی اور آزادی سے ہمدردی اور حمایت کا اظہار کیا جائے ۔ کیونکہ یہ ممالک کافی عرصے سے اپنے طاقتور شمالی پڑوسی کے سامراجی عزائم کی زد میں ہیں۔

روسی بیان میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے مسلم ممالک کے لئے یہ بہت نامناسب بات ہوگی کہ ان کے پاس بھی ایسے ہی دفاعی اسلحہ موجود ہوں جیسے روس کے پاس ہیں ۔ حقیقت میں یہ بڑی دیدہ دلیری ہے کہ وہ لوگ جو اپنے نظام پر نازاں ہیں اور پوری دنیا پر اسی نظام کو مسلط کرنا چاہتے ہیں ۔ یہ اعلان بھی کرتے ہیں کہ خدا پر ایمان رکھنے والی قوموں کو جارح الحاد پرستوں کی نسبت فوجی لحاظ سے کمزور رہنا چاہیئے ۔

بقیہ ایڈیٹوریل صفحہ ۲

یہ شکایت ہے ۔ کہ ناظر امور عامہ افراد کے اخلاق کی نگرانی کرتا ہے ۔ اور اگر کسی کو سوسائٹی میں رخنہ انداز سمجھتا ہے تو اس کے خلاف عتاب و عقاب نازل کیا جاتا ہے ۔ عقاب و عتاب تو محض افسانہ ہے البتہ نگرانی کرنا خدا جانے کیوں بُرا سمجھ لیا گیا ہے ۔ ہماری تو خواہش ہے کہ کاش دوسری جماعتیں بھی اپنے افراد کی نگرانی کریں تاکہ پاکستان کے رہنے والے حقیقی آزادی حاصل کر سکیں اور اسلام کی امن پرور تعلیم پر عمل کرنے کے اہل ہوں ۔ ہمارا نظم و نسق ہر جماعت کے لئے قابل تقلید ہے ۔ اسلام نے اس نگرانی کا حکم دیا ہے اور آنحضرتؐ نے کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ فرما کر ہدایت فرمائی ہے کہ افراد کی نگرانی گھر اور باہر میں کی جائے تاکہ صلاحیت پیدا ہو ۔ اس اندرونی تنظیم میں دخل دینا جیسا کہ خود ایڈیٹر موصوف نے بین السطور تسلیم کیا ہے ۔ قابل اعتراض ہے اور اسی وجہ سے وہ دخل نہیں دیتے رہے تو پھر اُن کا حکومت کو ایسے کام کے لئے اُکسانا کیا معنے رکھ سکتا ہے سوائے اسکے کہ یہ سمجھا جائے کہ ظاہر کچھ اور کیا جا رہا ہے اور نیت کچھ اور ہے ۔ اور ہمیں افسوس ہے کہ جب انہوں نے دخل دیا ہے تو غلط باتوں کو بغیر تحقیق کے قبول کرتے ہوئے بلا وجہ دخل دیا ہے ۔ یہ طریق صحافت کے فرائض منصبی کے خلاف ہے ۔

روزنامہ "ڈیلی بزنس" کی اشاعت ۲۱ جنوری ۱۹۵۸ء میں بھی جماعت اسلامی کے مستعفی لوگوں کا حوالہ دے کر لکھا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ مخرجین اور باغی افراد کا سوشل بائیکاٹ کرتی ہے ۔ حالانکہ سوشل بائیکاٹ اور چیز ہے اور قواعد و ضوابط کے مطابق کسی ناپسندیدہ باغی رکن پر انتظامی ذریعہ اصلاح کے طور پر پابندی لگانا اور چیز ہے ۔ تھوڑے سے غور سے یہ فرق محسوس کیا جا سکتا ہے جیسا کہ ہم نے واضح کیا ہے یہ پابندی بھی اخلاقی حیثیت رکھتی ہے ۔ اس کی تعمیل کرنا یا نہ کرنا متعلقہ شخص کے اختیار میں ہے کوئی جبر استعمال نہیں کیا جاتا ۔ اگر کوئی شخص افسانہ طرازی کرتا ہے تو ہم اسے روک نہیں سکتے ۔ البتہ کوئی نظام یہ اجازت نہیں دے سکتا ۔ کہ کوئی اندر گھس کر نظام کو درہم برہم کرنے کی کوشش کرے ۔ خدا ترسی سے اگر دیکھا جائے تو جماعت احمدیہ پر الزام لگانے والے انصاف سے کام نہیں لے رہے ۔

یزیدی طبع کون ہے؟ (بقیہ صفحہ ۵)

صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ قادیان میں مستقل طور پر مقیم ہیں ۔ جماعت مبائعین کے یہ افراد جو درویش کہلاتے ہیں خدمت دین کے ہر رنگ میں کوشاں ہیں اور ایک فعال مرکز کو چلا رہے ہیں ۔ ان کی تعداد اور جدوجہد کے نیک اثرات روز بروز بڑھ رہے ہیں ۔ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت ہر آن ان کے لئے جلوہ نما ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاک بستی میں آج بھی حضورؑ کی صداقت کے نشانات ان کے وجود میں ظاہر ہو رہے ہیں ۔ ان درویشوں کے حالات کو ظاہر کرنے کے لئے جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون ایڈیٹر ہفت روزہ "ریاست" دہلی کے مندرجہ ذیل الفاظ مقتبس کرنے کافی ہوں گے ۔ آپ مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۵۷ء کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں :-

درویشان قادیان کے متعلق رائے

"جب مشرقی پنجاب میں خونریزی کا بازار گرم تھا ۔ مسلمانوں کا مسلمان ہونا ہی ناقابل معافی جرم تھا ۔ مشرقی پنجاب کے کسی ضلع کے کسی مقام پر بھی کوئی مسلمان باقی نہ رہا اور یہ یا تو پاکستان چلے گئے اور یا قتل کر دیئے گئے ۔ ...... تو قادیان میں چند درویش صفت احمدی تھے ۔ جنہوں نے اپنے مقدس مذہبی مقامات کو چھوڑنے سے انکار کر دیا ۔ اور انہوں نے ننگ شرافت لوگوں کے ننگ انسانیت مظالم برداشت کئے ان کو بلاخوف تردید صرف مجاہد قرار دیا جا سکتا ہے اور ان پر آئندہ کی تاریخ ہمیشہ ہی فخر کریگی کیونکہ امن و آرام کے زمانہ میں قربانی دینے والی تمام دنیا ہی ہوا کرتی ہے ۔ ان لوگوں کو انسان نہیں فرشتہ قرار دینا چاہیئے جو اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھ کر اپنے شعار پر قائم رہیں اور موت کی پرواہ نہ کریں ....

اب بھی جب قادیان کے درویشوں کے اسوۂ حسنہ کا خیال آتا ہے تو عزت و احترام کے جذبات کے ساتھ گردن جھک جاتی ہے ۔ اور ہمارا ایمان ہے کہ یہ ایسی شخصیتیں ہیں جن کو آسمان سے نازل ہونے والے فرشتے قرار دینا چاہیئے" (ریاست دہلی ۲ دسمبر ۱۹۵۷ء)

اے امیر غیر مبائعین ! خدا ترسی سے اس رائے ... ایک معزز غیر مسلم اہل الرائے نے درویشان قادیان کے متعلق دی ہے غور فرمائیں اور یاد رکھیں کہ کسی کو یزیدی یا حسینی کہہ دینے سے وہ یزیدی یا حسینی نہیں بن جاتا ۔ بلکہ یزیدی یا حسینی کردار اور اخلاق اختیار کرنے سے ایسا ہوتا ہے اگر آپ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں یزیدیت کے داغ سے صاف ہونا چاہتے ہیں تو حضرت اقدس علیہ السلام کے مقدس اہل بیت سے بغض و عناد رکھنا چھوڑ کر ان سے عقیدت و خلوص پیدا کریں ۔ ورنہ یزیدیت کا کردار اختیار کرتے ہوئے اور اہل بیت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بالخصوص سیدنا محمود ایدہ اللہ سے عداوت رکھتے ہوئے آپ خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کیسے حاصل کر سکتے ہیں ؟

درخواست دعا

میری لڑکی عزیزہ امۃ الرشید سلمہا عمر ۴۱ سال بعارضہ بخار تقریباً پندرہ روز سے بیمار چلی آ رہی ہے آجکل اسے ٹمپریچر ۱۰۴ اور ۱۰۳ کے درمیان رہتا ہے ۔ علاج جاری ہے ۔ لیکن تاحال کوئی فرق نہیں ہوا ۔ جملہ احباب سے عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے ۔

محمود احمد سعید واقف زندگی دفتر تبشیر ربوہ

آغا خاں کی تخت نشینی

کراچی ۲۴ جنوری ۔ کل سہ پہر یہاں اسماعیلی فرقے کے انچاسویں امام کی حیثیت سے آغا خان چہارم کی تخت نشینی کی رسم ادا کی گئی ۔ اسی ہزار سے زائد افراد نے اس تقریب میں شرکت کی جن میں بیس ملکوں کے ساٹھ ہزار اسماعیلی اور بیس ہزار مہمان شامل تھے ۔